اپیل

تمام مکاتب فکر (اہلِ سنت دیوبندی، اہلِ سنت بریلوی، اہلِ حدیث، اہلِ تشیع) کے جید علماء کرام، مشائخ عظام اور اہم شخصیات کی طرف سے حکومت پاکستان، ارکان پارلیمنٹ، دینی و سیاسی راہنماؤں اور عوام سے

قومی اسمبلی آف پاکستان کے آئندہ اجلاس میں حکومتی اعلانات کے مطابق ''تحفظ حقوق نسواں بل'' زیر بحث آ رہا ہے اور وفاقی وزراء کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت اس بل کو اسی سیشن میں بہر حال منظور کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عذاب اور غضب کو دعوت مت دو

اس سلسلہ میں چند اہم معروضات اور حقائق پیشِ خدمت ہیں:

- ''تحفظ حقوق نسواں بل'' کا خواتین کے تحفظ سے کوئی تعلق نہیں
- ''تحفظ حقوق نسواں بل'' مغربی تہذیب کو مسلط کرنے کی تحریک ہے
- عورتوں کے حقوق کا تحفظ صرف کتاب و سنت کے قوانین میں ہے
- پاکستان کے اسلامی تشخص کی حفاظت ہر قیمت پر کی جائے گی
- بے حیائی، فحاشی اور بدکاری کے فروغ کے لئے قانون سازی بند کی جائے
- تمام مکاتب فکر پاکستانی خواتین کی عزت و حرمت کے منافی قوانین کو مسترد کرتے ہیں
- ''سلیکٹ کمیٹی'' کا منظور کردہ بل ''قرآن و سنت'' کے خلاف ہے
- ''علماء کمیٹی'' کی سفارشات و ترامیم کے مطابق ''تحفظ حقوق نسواں بل'' مرتب کیا جائے
- زنا بالجبر کو حد سے نکالنا قرآن و سنت کے خلاف ہے

عام طور پر اس بل کے بارے میں یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ یہ بل ''خواتین'' کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کا خاتمہ کرنے کے لئے پیش کیا جا رہا ہے لیکن اس قانونی مسودہ سے ناواقف، عام لوگ باشندوں کو یہ حقیقت معلوم نہیں کہ درحقیقت اس بل میں ''خواتین'' کے حقوق کی کوئی بات نہیں بلکہ اس کے ذریعہ ''حدود آرڈیننس'' میں ایسی غیر شرعی تبدیلیاں کی جا رہی ہیں جن سے خواتین کے ساتھ زیادتی کرنے والوں کو تحفظ مل رہا ہے چنانچہ!

- اگر کوئی شخص زبردستی کسی خاتون کی عزت لوٹے تو اس پر شریعت نے جو حد (سزا) مقرر کی ہے اسے بالکل ختم کر کے اس کی جگہ تعزیر کی معمولی سزا تجویز کی جا رہی ہے اور اس طرح حدود اللہ کو پامال کیا جا رہا ہے اسی سے اندازہ کر لیا جائے کہ اس بل سے خواتین کا تحفظ ہوگا یا ان کے ساتھ زیادتی کرنے والوں کا؟
- زنا بالجبر گواہوں سے ثابت نہ ہو تو جو سزا بدترین فحاشی کے ارتکاب پر ہر مجرم کی سزا ختم کر دی گئی ہے اس سے نہ صرف فحاشی کو تحفظ ملے گا بلکہ غیرت کے نام پر لوگوں کے قانون ہاتھ میں لینے کو فروغ حاصل ہوگا یعنی یورپ کی طرح پاکستان میں بھی بغیر شادی کے اکٹھے رہنے والے جوڑوں کو قانونی تحفظ حاصل ہو جائے گا۔

اس بل میں یہی دو باتیں ہیں جن کو ''تحفظ حقوق نسواں'' کا نام دیا گیا ہے اس کے سوا بل میں کوئی بنیادی بات نہیں ہے۔

- جب کہ علماء و مشائخ کا کہنا ہے کہ خواتین کے حقیقی تحفظ، پاکستانی معاشرہ میں ان کو درپیش مسائل و مشکلات کے حل اور معروضی صورت حال میں ان کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کے ازالہ کے لئے قانون سازی کی جائے اور ان کا سدباب کیا جائے، مثلاً:

1: جو لوگ میراث میں خواتین کا حصہ غصب کر لیتے ہیں انہیں سزا ملے۔

2: ملک کے بعض حصوں میں عورتوں کی خرید و فروخت کے رواج کو قانوناً ختم کیا جائے۔

3: قرآن کریم کے ساتھ نکاح کے نام پر عورتوں کو شادی اور وراثت کے حق سے محروم کر دینے کی جاہلانہ غیر شرعی اور مذموم رسم کا سدباب کیا جائے۔

4: ایک وقت تین طلاقیں دے کر مصالحت کے دروازے بند کر دینے کے عمل کو جرم قرار دیا جائے۔

5: بیوہ کو اس کے دوسرے نکاح میں رکاوٹ ڈالنے کو جرم قرار دیا جائے۔

6: باہمی تنازعات میں صلح کے طور پر لڑکی کی مرضی کے خلاف اسے کسی کے نکاح میں دینے کو جرم قرار دیا جائے۔

اس قسم کے اور بھی بہت سے مسائل ہیں جو عورتوں کے تحفظ کے لئے ضروری ہیں اور جن کی طرف علماء و مشائخ توجہ دلا رہے ہیں ان کو نظر انداز کر کے حکومت کے پیش کردہ ''تحفظ حقوق نسواں بل'' کو منظور کرانے سے عورتوں کے حقوق کے تحفظ کا کوئی مقصد حاصل نہیں ہوگا بلکہ اس سے معاشرہ میں بے حیائی، فحاشی اور زنا کو فروغ ملے گا۔

- پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ چوہدری شجاعت حسین نے گزشتہ دنوں ملک کے سرکردہ علماء کرام (۱) مولانا جسٹس (ر) مفتی محمد تقی عثمانی (۲) مولانا محمد حسن جان (۳) مولانا مفتی منیب الرحمٰن (۴) مولانا قاری محمد حنیف جالندھری (۵) مولانا مفتی غلام الرحمٰن (۶) مولانا زاہد الراشدی اور (۷) مولانا ڈاکٹر سرفراز نعیمی پر مشتمل ''علماء کمیٹی'' قائم کی تھی جسے قائد حزب اختلاف مولانا فضل الرحمٰن کی تائید بھی حاصل تھی اس کمیٹی نے ''تحفظ حقوق نسواں بل'' کے تفصیلی جائزہ کے بعد اس میں قرآن و سنت کے منافی شقوں کی نشاندہی کر کے ان کی اصلاح کے لئے آٹھ (۸) تجاویز دی ہیں اور عورتوں کے اصل مسائل اور حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے ان علماء کرام کی سفارشات اور تجاویز کی بعد میں باہمی ملاقات کے ایک مرحلہ میں پروفیسر بیگم ساجدہ میر اور علامہ عبدالجلیل نقوی نے بھی تائید کر دی ہے اور یہ رپورٹ مکمل صورت میں شائع ہو چکی ہے مگر وفاقی وزراء کے بیانات سے تاثر ملتا ہے کہ حکومت ان سفارشات کو نظر انداز کر کے ''تحفظ حقوق نسواں بل'' کو اسی شکل میں منظور کرانا چاہتی ہے جس کی بنیادی شقوں کو تمام دینی جماعتوں کے ساتھ ساتھ خود حکومت کی مقرر کردہ ''خصوصی علماء کمیٹی'' نے بھی قرآن و سنت کے منافی قرار دے دیا ہے اور اسے قرآن و سنت کے مطابق بنانے کے لئے آٹھ (۸) سفارشات پیش کی ہیں۔

اس لئے ہم اپیل کرتے ہیں کہ حکومتی جماعتیں اور ارکان پارلیمنٹ اسلامی قوانین کے خلاف مغرب کے یک طرفہ اور معاندانہ پراپیگنڈہ سے متاثر ہونے اور پاکستان کے اسلامی تشخص کے خلاف بیرونی ایجنڈے کو تقویت دینے کی بجائے خدا کے لئے حقائق پر غور کریں اور ایسے وقت میں جب کہ ملک بے شمار مسائل میں گھرا ہوا ہے ایسے بے معنی اور غیر شرعی قوانین نافذ کر کے ملک میں انتشار پھیلانے سے گریز کریں۔ اسی سلسلے میں

تاریخ ساز، ملک گیر علماء و مشائخ پاکستان کنونشن، اسلام آباد میں 9 نومبر 2006ء بروز جمعرات (ان شاء اللہ) ہوگا

منجانب

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان
حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب
صدر جامعہ دارالعلوم کراچی
حضرت مولانا احمد شفیع صاحب
مہتمم جامعہ دارالرشید لاہور
حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب
نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان
حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر صاحب
مہتمم جامعہ دارالعلوم زکریا شاہ فیصل کالونی کراچی
حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب
نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور
حضرت مولانا فضل الکریم صاحب
نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور
حضرت مولانا قاری محمد عاصم صاحب
نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم کراچی
حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب
نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم کراچی
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب
چیئرمین مرکزی شوریٰ جمعیت علماء اسلام پاکستان
حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب
مرکزی امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان
حضرت مولانا محمد اجمل خان صاحب
مرکزی امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان
حضرت مولانا عبدالمالک صاحب
مرکزی امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان
حضرت مولانا سید حسین الدین شاہ صاحب
سربراہ اہل سنت والجماعت پاکستان
حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب
مرکزی امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان
حضرت مولانا محمد اجمل خان صاحب
مرکزی امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان
حضرت مولانا سید محمد کفایت اللہ شاہ صاحب
مرکزی امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان
حضرت مولانا سید محمد کفیل شاہ بخاری صاحب
مرکزی امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان
حضرت مولانا محمد اجمل قادری صاحب
مرکزی امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان
حضرت مولانا محمد اجمل خان صاحب
مرکزی امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان
حضرت مولانا محمد عبدالقدوس